31217 ـ کیا والد نے جو مال آفس سے ناحق لیا ہے اسے استعمال کر لے؟

سوال

میری مشکل یہ ہے کہ: میرے والد صاحب ایك ائرلائن میں ملازم ہیں، اور بعض اوقات اپنے ساتھ کچھ اشیاء یا تو طیاروں سے یا پھر آفس سے لے آتے ہیں، اور میں انہیں کہتی ہوں کہ یہ جائز نہیں اور حرام ہے، اور یہ آپ کا مال نہیں، لیکن والد صاحب میری نصیحت نہیں سنتے حالانکہ وہ ظاہری طور پر دین کا التزام کرتے ہیں، اور میری کوشش ہے کہ وہ باطن میں بھی ایسے ہی ہوں، لیکن وہ میری بات نہیں مانتے، میرا خیال ہے کہ وہ میری بات اس لیے نہیں مانتے کہ میں ان کی بیٹی ہوں.
والد صاحب جو اشیاء لاتے ہیں میں ان سے بہت تنگ ہوں حالانکہ میں انہیں استعال بھی نہیں کرتی، لیکن بعض اوقات مجھے ان اشیاء کو استعمال کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے، کیونکہ اب انہوں نے بازار سے خریدنا بند کر دیا ہے اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اس طرح کی اشیاء ہمارے پاس موجود ہیں، لیکن وہ تو حرام کی ہیں، تو ان اشیاء کا حکم کیا ہے ؟
اور اگر میں ناپسندیدگی کا حالت میں یا پھر مجبورا استعمال کرلوں تو کیا حکم ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کا سوال دو مسئلوں پر مشتمل ہے:

1 ـ آپ کے والد کا ملازمت سے بغیر اجازت اشیاء لینا.

2 ـ والد کی لائی ہوئی اشیاء کو آپ کا استعمال کرنا.

1 ـ والد کے متعلق تو عرض یہ ہے کہ: اس کے لیے مالك کی اجازت کے بغیر کوئی چیز لینی حرام ہے، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور تم اپنا مال آپس میں باطل اور ناحق طریقہ سے نہ کھاؤ البقرۃ (188).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"کسی مسلمان شخص کا مال اس کی خوشی اور رضامندی کے بغیر حلال نہیں"

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے دیکھیں: مسند احمد (20172).

اور اس بنا پر اس والد كو يہ نصيحت كريں كہ وہ يہ اشياء مالك كو واپس كرے، اس كے بغير وہ اس سے برى الذمہ نہيں ہو سكتا، اور اگر مالك كا علم نہ ہو تو ان اشياء كو صدقہ كر ديا جائے.

2 ـ اور رہا مسئلہ والد كے علاوہ باقى گھر والوں كا تو ان كے ليے يہ اشياء استعمال كرنى جائز نہيں؛ كيونكہ يہ ناحق حاصل كى گئى ہيں، ليكن ضرورت كے وقت استعمال ہو سكتى ہيں، كہ انسان جب اپنى جان پر كسى نفع كے فوت ہونے كا خدشہ محسوس كرے، يا پھر كوئى اور چيز ختم ہونے كا انديشہ ہو، يا پھر اس كى جان كا خطرہ ہو تو بقدر ضرورت استعمال كر سكتا ہے.

واللہ اعلم .